سوال

تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم علمائے دین! مندرجہ ذیل مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے تراویح قرآن ختم ہونے پر کوئی کھانے پینے کی چیزیا مٹھائی تقسیم کی تھی، یا کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی ی اسلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا تھا؟ ’اگر یہ کام خیر القرون میں ہوناثابت ہے تو ہمیں کتاب کا نام‘ جلد، صفحہ اور مطبع سے مطلع فرمائیں۔ اگرثابت نہیں تو ہمیں بادلیل بتائیں کہ کیا یہ کام شرعا جائز ہے جب کہ وہ پابندی سے کیا جائے اور یہ کام کرنے والا کھانے پینے کی اس چیز کو یا اس مٹھائی کو تبرک سمجھتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری معلومات کی مطابق نبی ﷺ یا کسی صحابی، تابعی یا امام سے یہ ثابت نہیں کہ جب وہ تراویح میں قرآن مجید ختم کرتے تھے تو کھانے پینے کی چیزیا مٹھائی تقسیم کرتے تھے اور اس کام کوالتزام سے ادا کرتے تھے۔ بلکہ یہ نئی ایجاد شدہ بدعت ہے۔ کیونکہ یہ ایک عبادت کے بعد عمل میں لائی جاتی ہے اور اس عبادت کی وجہ سے اور اس کے وقت کے مطابق کی جاتی ہے اور دین میں ایجاد ہونے وای ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ اس سے شریعت پر نا مکمل ہونے پر الزام لگتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ٣ ... المائدة

’’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔‘‘

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ’’ہمیں رسول اللہ نے ایسا وعظ فرمایا کہ اس سے دلوں میں خوف پیدا ہوگیا اور آنکھیں اشک بار ہوگیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول! یوں لگتا ہے کہ یہ الوادع کہنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہمیں کوئی (خاص) وصیت فرمائیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

’’میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سن کر مان لینے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے۔ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا بہت اختلاف دیکھے گا۔ لہذا میری سنت پر اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، (بلکہ) داڑھوں سے پکڑ کر رکھنا اور نئے نئے کاموں سے بچنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔‘‘

حضرت امام مالک   نے فرمایا:

((مَن أَحدثَ فِي الدِّينِ مَا لَيسَ مِنهُ فَقَد زَعَمَ أَنَّ مُحمداً خَانَ الرِّسَالَةَ))

''جو شخص دین میں بدعت جاری کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ محمد ﷺ نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں (نعوذباللہ) خیانت کی ہے''

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا   **٣ ...المائدة**

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔''

لہٰذا جو چیز اس وقت دین میں نہیں تھی وہ آج بھی دین بن سکتی۔ لیکن اگر کبھی کبھی یہ کام ہو جائے اور اسے لازمی نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ